Registered

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳)　مطبوعہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ　جلد (۲۳)

گلدستۂ اخبار

نیویارک میں ایک دہ منزلہ مدرسہ کی تعمیر کے لئے جگہ منظور ہو گئی ہے جسمیں آٹھ ہزار طلبار کی گنجایش ہوگی ۔ **پنجاب یونیورسٹی** کے وایس چنسلر آنریبل مسٹر جسٹس چٹرجی مستعفی ہوگئے ہیں اور انکی بجائے سر لیوس ٹپر صاحب بہادر وایس چنسلر مقرر ہوگئے ہیں ۔ **ایک رومن** کیتھولک اخبار میں درج ہے کہ پندرہ ہزار پریسٹ پانچہزار برادرس پینتالیس ہزار سسٹرس رومی چرچ کے متعلق بت پرست ممالک میں کام کر رہے ہیں ۔ **رابرٹ** برنس سکاٹ لینڈ کا ایک بڑا مشہور شاعر کی فیملی (خاندانی) بائبل جسکی تاریخ طبع ۱۷۶۶ء ہے پندرہ سو ساٹھ پونڈ (تیئیس ہزار چار سو روپیہ) میں نیلام ہوئی ہے اور اسی نیلام میں گریٹ لیڈن سا شیر لاطینی مسز ابراعظم کی ایک جلد جسکی تاریخ طبع ۱۴۵۹ء ہے چار ہزار پونڈ یعنی ۶۰۰۰۰ روپے کو نیلام ہوئی ۔ **برٹش** انڈیا کا رقبہ بذریعہ پیمائش سنہ ۱۹۰۲ و سنہ ۱۹۰۳ء میں ۵۱۶۶۴۷۶۲ ایکڑ تھا اور دیہاتی کاغذات کے رو سے ۵۵۲۴۹۹۰۳۱ ایکڑ تھا - اس آخری پیمائش میں سے قابل زراعت غیر مزروعہ زمین ۱۰۸۰۶۲۲۳۰ ایکڑ بتلائی جاتی ہے - اس میں سے ایک بڑی مقدار میں زراعت ہوتی ہے اور اس مزروعہ رقبہ میں سے ۷۱۹۹۸۵۴۷ ایکڑ میں چاول بوئے جاتے ہیں ۔ **سنہ ۱۹۰۲ و سنہ ۱۹۰۳ء** کی تعلیمی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع متحدہ میں ایسے لڑکے جو مدرسہ کے لائق عمر کے ہیں سات فیصدی اور بڑے لڑکے ۱۲۰۹۱ اور لڑکیاں ۷۹، پڑھتی ہیں پانچ گاؤں میں سے چار میں مدرسہ نہیں ہے چار لڑکوں میں سے تین لڑکے بلا کسی قسم کی تعلیم پائے رہجاتے ہیں اور چالیس میں سے صرف ایک لڑکی مدرسہ میں پڑھتی ہے - نہایت قابل رحم حالت ہے ۔ **ہند** میں ۱۱۲ وائی - ایم - سی - اے ہیں - انمیں سے رنگون اور بمبئی اور کولمبو کی ایسوسی ایشن کی طرف سے ان مقامات میں نئی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں - دیگر ایسوسی ایشنیں بھی ترقی پر ہیں ۔ **کلکتہ** کے لارڈ بشپ صاحب آیندہ فروری کو مدراس تشریف لاوینگے اور اس موقع پر آنریبل اے ایچین - وہیس صاحب جو مدراس کے آرچ ڈیکن ہیں بشپ مورلی صاحب کے عوض تبادلی اور مدراس کے بشپ مقرر ہونگے ۔ **پنجاب** کی یونائیٹڈ پریسبٹرین چرچ مشنری سوسائٹی نے گوجرانوالہ میں ہائی کلاس (اعلی درجہ کے) بیواؤں کے لئے ایک ہوم کھولا ہے - اسوقت قریب بیس بیوائیں ہوم میں موجود ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ انکی تعداد میں ترقی ہوگی - ان کے لئے عمارت کی سخت ضرورت ہے - اس عمارت کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا ہے - اس ہوم کی انچارج مشنری مس مکرجی صاحبہ ہیں ۔ **سینٹ پال** ڈیونٹی کالج الہ آباد کے مسٹر ایس - جے - ایڈون بی اے نے یونیورسٹی پریلیمنری اگزامینیشن اول درجہ میں پاس کیا ہے اور اب پادری بنینگے - انکا منشا ہے کہ اضلاع متحدہ میں - سی - ایم - ایس کے متعلق مشنری کا کام کرینگے - مسٹر ایڈون اس صوبہ میں سے دوسرے ہیں جنھوں نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے - ان سے پہلے پادری جے گلینڈ سی ایم ایس کے ایک مشنری صاحب تھے ۔ **ریاست کپورتھلہ** میں یکم جنوری سنہ رواں سے ۵ جنوری تک ۱۲۵ وارداتیں اور ۱۴۳ اموات طاعون سے ہوئیں ۔ **بھاٹی** دروازہ لاہور کی طرف ایک فقیر ۱۰ سالہ لڑکی کو گود میں اٹھا کر بھاگا جا رہا تھا کہ لوگوں نے بالا دستی سے اسکو پکڑ لیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا ۔ **لاہور کے** ایک اپیل پولیس مسمی مولا بخش کو ایک جعلی وصیت بنانے میں دو سال قید سخت کی سزا ہوئی - **پنجاب** کے چیف کورٹ میں امسال ۲۰ اگست سے ۳ اکتوبر تک تعطیل ہوگی - **آگرہ** میں آجکل نمونیا کی مرض بہت پھیلی ہوئی ہے جس سے اموات بکثرت ہوتی ہیں ۔ **خالصہ کالج** کی انتظامی کمیٹی نے سر ولیم رنگ مرحوم کی یادگار میں ایک طلائی تمغہ قائم کیا ہے - **رائے** سرت چندر داس بہادر سی - آئی - ای کو ایک کتاب بنام تبت لکھنے کے صلے میں سرکار بنگالہ نے ۲۰۰۰ روپیہ انعام دیا - **۱۱ جنوری** جاپانی بیڑے کے جنگی جہاز یالنگ کے روسی بیڑے کے مقابلہ پر آگے بڑھنے لگے ہیں - **ماریشس** میں عام افواہ ہے کہ جاپانی بیڑہ ڈاگو گارسیہ کے نواح میں منڈلا رہے ہیں ۔ **روسی قیدیوں** کی ایک جم غفیر جو پورٹ آرتھر سے جاپان کو بھیجی جا رہی ہے - **۱۰ جنوری** کو فساد ڈاگر بنک کی کمیشن نے فیصلہ ضابطہ کارروائی ہوگیا - **پورٹ آرتھر** کے محاصرہ میں فریقین کی جوانمردی اور بہادری قابل تعریف تھی ایک نے حملے میں اور دوسرے نے اپنی حفاظت میں بڑھ چڑھ کر کارہائے نمایاں دکھلائے - تمام یورپ میں دونوں کی مساوی قابلیتوں پر مرحبا کے نعرے بلند ہیں ۔ **الہ آباد کے** آکسفورڈ اور کیمبرج ہوسٹل کے پادری ڈبلیو - ای - ایس ہالینڈ صاحب بوجہ ناتوانی اپنی میم صاحبہ کے معہ بچوں کے ماہ فروری میں اپنے وطن ولایت کو جاتے ہیں ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

اہل ہنود اور بائبل

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی رپورٹ میں پادری بی اے ناگ صاحب کلکتہ یونیورسٹی کے دو ایم۔ اے گریجوایٹوں کا ذکر یوں لکھتے ہیں کہ کلکتہ کے ایک کالج کے دو ایم۔ اے طالب علم میرے ساتھ یوحنا کی انجیل پڑھا کرتے تھے جب وہ پانچویں باب تک میرے ساتھ اس انجیل کا مطالعہ کر چکے تو وہ اچانک کافور ہو گئے اور میرے پاس نہ آئے۔ میں نے انکو اپنے پاس بلایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں آگے کو بائبل پڑھنے کی کچھ پرواہ نہیں ہے میں نے پوچھا۔ کیوں؟ تو انہوں نے جواب دیا "آہ۔ ہم تو ہندو ہیں۔ ہم کیوں بائبل کو پڑھیں؟" میں نے کہا پیشتر اس کے کہ تم نے میرے ساتھ پڑھنا شروع کیا تمکو تو معلوم تھا کہ ہم ہندو ہیں" انہوں نے کہا "ہاں معلوم تو تھا۔ مگر جب سے کہ ہمنے بائبل پڑھنا شروع کیا ہمارا ایمان جو ہمارے اپنے ہی مذہب پر تھا بہت ہی جنبش کھا گیا ہے"۔ میں نے کہا تم تو عقلمند آدمی ہو اور کلکتہ یونیورسٹی کے گریجوایٹس ہو تم بالضرور تسلیم کرو گے کہ اگر تم اس بات کے قائل نہوتے کہ تمہارا مذہب جھوٹا ہے تو تمہارا ایمان جو تم ہندو مذہب پر رکھتے ہو جنبش نہیں کھا سکتا تھا" انہوں نے جواب دیا "ٹھیک ہے۔ مگر چونکہ ہم ہندوؤں کی اولاد ہیں اس لئے لازم ہے کہ ہم ہندو مذہب ہی پر ایمان رکھیں خواہ وہ جھوٹا ہی کیوں نہ ہو" وہ بائبل پڑھنے کے لئے پھر کبھی نہ آئے۔

ہم اس واقعہ پر فیصلہ خود ناظرین ہی پر چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر اتنی بات عرض کر دینے سے بھی نہیں رہ سکتے کہ بائبل حقیقی فرقان یعنی فرق کرنیوالا ہے۔ وہ جھوٹ اور سچ میں بخوبی امتیاز کر دیتا ہے۔ انسان کو اُس کے گناہوں اور اُسکی سزا کے لابدی ہونے اور خدا کی پوری پوری فرمانبرداری کرنے کے ناقابل ہونیکی بابت انسان کو کماحقہ قائل کر دیتا ہے۔ علاوہ اس کے یہہ بھی ایک بات قابل غور ہے کہ علم کسی کو خدا کی راہ پر لانیکے لئے کافی اور وافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ انسان کو تہذیب کے اعلیٰ رتبہ پر پہنچا سکتا ہے۔ نیز تعصب ایک ایسی شے ہے جو انسان کو جھوٹ ترک کرنے اور سچ کو قبول کر لینے سے قطعاً منع کرتا ہے۔ چمگادڑ کو جو رات کی تاریکی میں رہنے کا عادی ہے اور جس کی نیچر میں طاقت نہیں کہ روشنی کی قدرت کو برداشت کر سکے دن کی روشنی نہیں بھاتی۔ مگر انسان تو چمگادڑ سے اعلیٰ ترین ہے۔ اسمیں طاقت ہے کہ تاریکی کو ترک اور نور کو قبول کرے اور اسمیں مسرور اور خوش ہو۔ پس اگر انسان ایسا نہ کرے تو وہ چمگادڑ سے بھی بدتر ہے۔

کیمبل مارگن صاحب کے خیالات

خدا کا آخری لفظ فتویٰ نہیں بلکہ نجات ہے۔ اپنے دائرہ کو درست کرو مگر سب سے پہلے اپنے مرکز کو درست کرو قوم کی نہایت ہی عمدہ طاقت ہمیشہ مسیح کے مقدسوں میں پائی جاتی ہے۔ خدا کی حکومت اور خدا کا فضل ایک دوسرے کے برخلاف رضا مند نہیں ہیں۔ کوئی شخص زندگی میں حکومت نہیں کر سکتا جو خدا کی حکومت کا مطیع نہو جس شے کی دنیا کو آج نہایت ہی ضرورت ہے وہ انصاف ہے جو محبت کا کھلا اظہار ہے۔ دمدمہ باندھنا مسیح کے لئے کچھ مفید نہیں اگر اُس کے عقب میں عمارت بنائی نہ جاتی ہو۔ جہاں کہیں سچائی اصلی طاقت ہے اور کامیابی کے لئے اپنا کام کر رہی ہے تو وہ روحانی ہے۔ گاڑی کے پہیے خدا کی امداد کرنیکے لئے بسعی تمام روکے جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ ضیافت دینے کے لئے تو تیار ہیں مگر ٹھنڈے پانی کا ایک پیالہ دینے میں بڑے آہستہ ہیں۔ میں اس شخص کے چلتا چلتا تھک جاتا ہوں جو یوں ہی کو بطور اپنی پونجی کے لیکر سفر کرتا ہے۔ عزیز پطرس! اوہ ہم میں بعض اسکو کیسا پیار کرتے ہیں! اوہ کیسا عظیم الشان بغلطی کرنیوالا اور جلیل شخص ہے!

زندگی کا مقصد علیہ

زندگی کا مقصد علیہ نیکی کرنا نہیں ہے اگرچہ ہم میں سے بہت لوگ ایسا خیال کرتے ہیں۔ اور نہ ہی روحوں کو فتح کرنا ہے اگرچہ میں پہلے ایسا ہی خیال کرتا تھا۔ زندگی کا مقصد علیہ خدا کی مرضی کو عمل میں لانا ہے۔ تم اس اصول پر کس طرح اپنی زندگی کی عمارت بنا سکتے ہو؟ زندگی کا مقصد یہہ ہے۔ "اے خدا میں تیری مرضی کی خاطر آیا ہوں" زندگی کے لئے جو اول شے ہمیں ضروری ہے وہ خوراک ہے "میرا کھانا یہہ ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے کی مرضی بجا لاؤں" خوراک کے بعد جو شے تمہیں ضروری ہے وہ مجلس - دسوسائٹی ہے۔ "وہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہے" پھر تعلیم کی ضرورت ہے۔ "اے خدا! مجھے اپنی مرضی پر چلنا سکھلا" پھر خوشی کی ضرورت ہے۔ "اے خدا! میں تیری مرضی بجا لانے سے خوش ہوں"۔ تمام زندگی اس ایک ہی عمودی ستون پر بنائی جا سکتی ہے اور جب ساری عمارت ختم ہو چکی تو "وہ جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے ہمیشہ تک زندہ رہتا ہے"۔ ہنری ڈرمنڈ

اطلاع

جو صاحبان سنڈے اسکول کے پرچوں کی بابت قیمت ارسال فرماتے ہیں آیندہ کو ایڈیٹر نور افشاں کے نام ارسال نہ فرمایا کریں بلکہ مسٹر ایم۔ وائلی مینیجر مشن پریس لودیانہ کے نام بھیجنا چاہئے تاکہ حساب میں غلطی نہو۔ ناظرین اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔



ریویو

بر

سفرنامہ ابن السبیل

مصنفہ ڈاکٹر ٹی۔ ایل پنیل صاحب ایم ڈی۔ بی ایس (لنڈن) ایف۔ آر۔ سی۔ ایس (انگلینڈ) مشنری چرچ مشنری سوسائٹی بنوں۔ قیمت فی جلد ۴ ر مشن پریس بنوں سے دستیاب ہوسکتی ہے ؁

یہہ کتاب ڈاکٹر صاحب موصوف کا سادہ معمولہ لباس میں ایک قریباً تمام ہند کا مختصر سا سفرنامہ ہے جسمیں انھوں نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کا سفر کیا گیارہ بابوں پر مشتمل ہے اور اسمیں چھوٹے بڑے ساٹھ سے زیادہ شہروں کا معاینہ ہے جو انھوں نے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ء سے ۱۵ فروری ۱۹۰۴ء تک قریب اڑہائی ماہ کے عرصہ میں کیا۔ یہہ قابل دید کتاب ہے اور جہاں تک ہمارا خیال ہے ہر ایک مسیحی اور غیر مسیحی کے پاس اسکی ایک ایک جلد ہونی چاہئے۔ مسیحیوں کے پاس تو ضرور ہی اسکی ایک جلد ہونی چاہئے کیونکہ اسکی رایوں اور نصیحتوں اور نمونوں پر عمل کرنے سے مسیحی لوگ اپنی سوشل اور ریلیجس حالت کی نہایت عمدہ اصلاح کر سکتے ہیں جو ان کے لئے نہایت ہی ضروری امر ہے۔ ہم یہاں کتاب کی چند ایک خوبیاں بالاختصار بطور خاکہ کے ناظرین کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ وہو ہٰذا ؁

(۱) یہہ کتاب نہایت عمدہ نظارہ بڑے بڑے شہرہا ہند کا ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ شہروں کی خوبصورتی اور رونق اور آب و ہوا کا ایک عمدہ مگر مختصر نیچرل جیوگرافی ہے۔ قابل دید مقامات کا الفاظ میں ایسا عمدہ نقشہ کھینچا ہے کہ خواہ مخواہ دل میں اس مقام کا گویا ویسا ہی تصور بندھ جاتا ہے جیسا کہ وہ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم بذاتہ وہاں پر بیٹھے ہوئے اس مقام کا نظارہ دیکھ رہے ہیں مثلاً قادیان کا مرزا کی کارخانہ۔ ڈیرہ بابا نانک کا دربار اور شہر کے باشندوں کی کیفیت جمنا کا پل۔ دہلی کا چاندنی چوک۔ جامع مسجد۔ گوڑگل۔ فرید مخدوم شاہ کا مقبرہ جو رڑکی اور ہردوار کے درمیان واقعہ ہے ڈیرہ دون میں سکھوں کا حال۔ علی گڈھ کالج۔ مرادآباد اور آگرہ تک کے درمیان مشن کے کاموں کا نظارہ۔ بنارس میں ہندو کالج کا ملاحظہ اور پنڈتوں کی ملاقات۔ الہ آباد بمبئی کراچی سکھر وغیرہ کا سفر۔ کھیوڑہ میں نمک کی کان کا نظارہ۔ اور دیگر مقامات میں مشن کے کاموں کا بیان۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ پیرایہ میں اور ٹھیک ٹھیک گویا نقشہ کھینچکر بتلایا گیا ہے۔ اس وقت ہمیں یہہ شعر یاد آتا ہے کہ

بیٹھکر سیر ملک کی کرنا + یہہ مزا کتاب میں دیکھا

گویا ہم گھر بیٹھے ہیں آپ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی عمدہ سیر حسب چاہیں کر سکتے ہیں ؁

(۲) دوسری خوبی جو اس کتاب میں ہے وہ پادری صاحب کی جفاکشی اور محنت ہے جسکا نمونہ ہر ایک مسیحی کیا ہر ایک مشنری کو لینا ضروری اور لابدی ہے۔ گو کہ آپ صرف ایک بائیسکل ایک کمبل ایک جوڑا کپڑا۔ ایک جلد بائبل اور ایک جلد بھجن کی لیکر نکلے۔ پیسہ کوڑی پلے ندارد۔ اور پھر ریگستانوں اور خام اور کچی سڑکوں میں آٹھ آٹھ دس دس میل پیدل چلنا اور پھر طرہ یہہ کہ بائیسکل کو بھی اپنے کاندھے پر اٹھانا۔ وہی مثال کہ کبھی ناؤ گاڑی پر اور کبھی گاڑی ناؤ پر۔ اور نہ صرف یہی بلکہ سردی اور تکان اور بھوک ایک اور غضب کا عالم تھا ہی ہے مگر یہہ خدا کے بندے توکل برخدا سفر کو عجز کی شان پر بڑی بردباری اور استقلال سے طے کر رہے ہیں۔ ہم انکی اس محنت اور جانفشانی کی داد دیتے ہیں ؁

بھلا کوئی یورپین یا امریکن مشنری تو درکنار ذرا کوئی دیسی مسیحی یہہ چال چلکر دکھلاوے تو سہی۔ مگر کیا ؟ کرنا ایسا ہی چاہئے۔ اگرچہ پادری صاحب نے مسیح کے نمونہ کی پیروی کرنا چاہی اور ایک حد تک کی بھی مگر پھر بھی کسر باقی رہ ہی گئی۔ یہہ بائیسکل پر چڑہے پھرتے تھے مگر مسیح پیدل۔ خیر پھر بھی ہم اس جفاکش بزرگ کو سب مشنریوں اور پادریوں پر فوقیت ہی دیتے اور مرحبا کہتے ہیں فی الحقیقت انہوں نے وہ کچھ کر دکھایا جو کر دکھانا واجب تھا۔ مگر خوبی یہی ہے کہ اکثر ایسا نمونہ ہمیشہ دیتے رہیں تاکہ اوروں کو عبرت اور نصیحت ملے ؁

(۳) بات یہہ جو سب سے زیادہ قابل غور و تامل ہے اور شاید اس سفر کا بھی مقصد یہی تھا۔ یہہ ہے کہ جو جو انھوں نے مسیحیوں کی سوشل اور ریلیجس حالت پر بڑی عمیق نظر ڈالی ہے اور اُن کے نقایص کو واضح کر کے دکھلایا ہے۔ بدلائل قاطع و براہین ساطع تجربہ اور مشاہدہ ہر دو سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ مسیحی مذہب ہندوستان میں ایسے رنگ میں پیش کیا گیا ہے جو اُس کے حسب حال نہیں مغربی تہذیب جس سے ہندوستانی صورت بگڑ گئے ہیں اور بگڑتے چلے جا رہے ہیں انکو تہذیب کے عروج پر نہیں بلکہ زوال پر پہنچانے والی ہے۔ اس سے انکی مالی اور مجلسی اور ملکی حالت بالکل ابتر ہو رہی ہے۔ وہ مغربی اشیا کو پسند اور استعمال کرنے اور اپنی ہندوستانی اشیا کو بہ نظر حقارت دیکھنے اور انکو ترک کرنے سے اور اپنے آپکو ایسا بنانے سے گویا کہ وہ صاحب لوگ ہیں انہوں نے اپنے وطن سے بغاوت کی ہے۔ وہ اپنے اہل وطن سے تحقیر کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اور اُن کے ہندو مسلمان بھائی اُن سے پرہیز کرتے ہیں اور اُن سے انسیت نہیں رکھتے۔ کیا اچھا ہوتا کہ مذہب عیسوی کو پکڑنے اور اپنی دیسی روش کو ہاتھ سے نہ دیتے ؁

ہماری سلف سپورٹ کے آپ نہایت ہی دلدادہ ہیں اور ایک گونہ ہم ہندوستانی مسیحیوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اپنے پیروں کھڑے ہو ؁

مشنریوں اور پاسٹروں کی بابت جو ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے نہایت ہی درست اور حقیقت کو واضح کر رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انگلو انڈین سوسائٹی میں

بیہ خیال جاگزین ہے کہ اِس کالے گورے کی تمیز کو بحال رکھنا یا قائم رکھنا یا ہر موقع پر ہندوستانیوں کی پستی پر زور دینا چاہئے اور مشنری بھی انگلو انڈین سوسائٹی کے ممبر سمجھے جاتے ہیں .... لیکن ہم اکثر جنگلوں میں رکھے جاتے اور ہر طرح کی رکاوٹیں اور مشکلات پیدا کی جاتی ہیں جس سے عوام الناس کے ساتھ میل جول رکھنا ناممکن ہوجاتا ہے ...... ہم سب سے جدا اور اکیلے پھینکے جاتے ہیں۔ مسیحی خصلت اعلیٰ نمونہ اور تعلیم سب کچھ موجود ہے لیکن اِس جدائی اور علیحدگی نے کچھ باقی نہیں چھوڑا" آپ ایک مقام پر یہہ بھی فرماتے ہیں کہ "مشنری صاحب اپنے سجے ہوئے بنگلے میں آرام چوکی پر مزے سے بیٹھے پڑھ رہے ہیں اُدھر ایک بیچارہ متلاشی میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ڈرتا ڈرتا مسلمان بہرے کے وسیلے سے انکی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اب دیکھو کہ اِن دونوں میں کیا ہمدردی کی امید ہوسکتی ہے" ہماری دانست میں ریویو کی نظر سے مشنریوں کی بابت جو اِس صاحب کی رائے ہے مشتے نمونہ از خروارے بس ہے اور نہایت ہی ٹھیک حقیقت ہے جس سے اور جس کے نتایج بد سے کوئی منصف مزاج آدمی بھی انکار نہ کرسکیگا۔

ایک بات اور ہے جسکو ہم فروگذاشت نہیں کرسکتے آپ مشنریوں کے بلا غور و فکر سلوک کا بڑا اثر ہندو مسلمانوں پر پڑنے کا ذکر کرکے فرماتے کہ "اور اسیطرح ملازمان مشن پر بھی۔ کیونکہ ان لوگوں کا بھی خیال ہو جاتا ہے۔ کہ اگر ہم بہت سے لوگوں کو بپتسمہ کے لئے جمع کریں تو پادری صاحب ہم سے نہایت خوش ہونگے آخروہ کسی بہانے سے ضیافت کرکے یا کسی اور قسم کا لالچ دیکر پادری صاحب کی تشریف آوری کے دن بہت سے لوگوں کو بپتسمہ کے لئے جمع کرتے ہیں پادری صاحب انہیں دیکھکر بہت خوش ہوتے ہیں اور اُس کے کام کی از حد تعریف کرتے ہیں ..... برخلاف اِس کے دوسرا مناد جو کسی ایسے آدمی کو بپتسمہ کے لئے پیش نہیں کرتا جسکی نسبت اسکی رائے اچھی نہیں ... تو پادری صاحب اِس کے حق میں یہہ فرمادینگے

کہ اِس بھائی کے کام میں کچھ برکت نہیں وہ سستی کرتا ہے۔ یوں اِس غریب کی حق تلفی ہوتی اور ترقی ماری جاتی ہے۔ اور آخر یہہ نتیجہ نکلا کہ جو ملازم واقعی ترقی کے قابل ہیں۔ وہ بے دل ہوجاتے ہیں"

آخر میں ہم انکی رائے دیسی پاسٹروں کی بابت بھی قلمبند کرکے اور چند ایک الفاظ لکھکے اِس ریویو کو بند کرتے ہیں۔ آپ بیان فرماتے ہیں "دیسی پاسٹر اکثر اپنے یورپین بھائیوں کی عادات کی تقلید کرتے ہیں اور اپنے غریب ہندوستانی بھائیوں کے ساتھ زیادہ میل جول رکھنے کی بجائے اِس قسم کی رکاوٹ اپنے ہاتھوں سے تعمیر کرتے ہیں کہ جو یورپین پادریوں اور دیسیوں کے درمیان حائل ہوتی ہیں۔ وہ یورپین عادات اور طرز لباس کے اختیار کرنے سے اِس قسم کی رکاوٹ تیار کرتے ہیں جو اُن کے لئے یورپین اصحاب میں ملنا جلنا زیادہ آسان مگر غریب ہندوستانیوں کے ساتھ رفاقت اور میل ملاپ کو زیادہ مشکل بنادیتی ہے"

الغرض اصل کتاب سے ہمارے مشنریوں اور دیسی پاسٹروں اور پادریوں اور مسیحی سوسائٹی کا وہ پورا پورا مگر مختصر خاکہ نظر آتا ہے جو ہر حالت میں مسیحی دین کی اشاعت کے لئے غیر اقوام کی مخالفت سے بھی کہیں بڑھکر رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اور تمام سوشل اور مذہبی برکات اور ترقیات کا دروازہ ہندوستان پر بالکل بند کردیتے ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر ہم ہندوستانی مسیحیوں کی طرز معاشرت اور دستور العمل میں تبدیلی نہوتی تو ہمارا اصل مدعا کہ ہند کو مسیحی بنادیں محال بلکہ ناممکن ہے کہ پورا ہوجاوے۔

سوچنے کا علم

"میں اِس بات کا بالضرور قایل ہونگا کہ مسٹر وہٹ کی تجویز عمدہ ہے"

"کوتاہ اندیشی سے جو خرابی نکلتی ہے اُسکی بابت اِس شخص کو کبھی خیال بھی نہیں ہوسکتا جس نے کبھی سوچنا نہیں سیکھا۔ میں ایک لڑکے کو جانتا ہوں جس نے اپنی کناری چڑیا کو اُس کے پنجرے میں سے نکال کر اِس کمرے میں چھوڑ دیا تھا جسمیں کہ بلی بھی تھی۔ اور آپ چند منٹوں کے لئے کہیں باہر چلا گیا۔ مگر جب وہ واپس اِس بیچاری چڑیا کے تھوڑے سے پروں کے سوائے کچھ بھی نہ پایا"

"اُس کی کوتاہ اندیشی اُس کے دکھہ کا باعث تھی"

"ساتھ ہی کے کوچے میں ایک شخص تھا جس نے اپنے ہاتھہ میں ایک بندوق لی اور یہہ خیال کیا کہ بندوق بھری ہوئی نہیں اور اپنی کوتاہ اندیشی سے اپنی ہمشیرہ کی طرف نشانہ لگاکر اور ہنسی سے یہہ کہتے ہوئے کہ... ماروں؟ اُس نے بندوق چلادی۔ بندوق چلنی تھی کہ اسکی بہن زمین پر گر پڑی اور جان توڑ کر وہیں رہ گئی"

"کیسا کپکپا دینے والا واقعہ ہے!"

"ایک لڑکی جب اسکے والدین اُسکو گھر میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے بلا سوچے سمجھے ایک بالیدہ انجن میں سے پانی لینے گئی اور جب اُنہیں سے پانی لے رہی تھی تو اُسکے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہیں جلکر مرگئی"

یہہ بیانات بڑے ہیبتناک ہیں!

"ایک والدہ نے بلا سوچے سمجھے چاہ کی کیتلی میں سے پانی لیکر اپنے بچے کو پلانے کے لئے برتن بچے کے منہ سے لگادیا۔ تھوڑی سی دیر بعد جب وہ کسی کام کے لئے باہر چلی گئی اور بچہ اکیلا رہ گیا تو وہ خود پانی پینے کی خاطر کیتلی کے پاس گیا۔ مگر اُسوقت پانی سخت ابل رہا تھا پانی اسپر گرگیا اور وہ جلکر مرگیا"



"توبہ توبہ! وہ والدہ اپنی بابت کیا خیال کرتی ہوگی؟"

"آہ اے چارلس دیکھو ان تمام واقعات میں کسی قسم کا بُرا ارادہ کسی کا نہ تھا۔ یہہ دہشتناک حادثے صرف کوتاہ اندیشی کے سبب سے وارد ہوئے اور یہہ واقعات تو ان حادثات کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جو واقع ہو چکے ہیں"۔

"کوتاہ اندیشی نہایت ہی بُری بات ہے اور جیسا کہ میں ہمیشہ اسکی بابت خیال کیا کرتا تھا اس سے بھی بدترین ہے۔ کیا ضرورت ہے کہ ہر ایک شخص کو لازم ہو کہ سوچنا سیکھے؟"

"اب آؤ ہم سوال کے دوسرے پہلو پر غور کریں۔ آب آؤ ہم دور اندیشی کے چند فواید پر سوچیں"۔

"میں ان فواید کے سیکھنے کا خواہشمند ہوں"۔

"مجھے یاد ہے کہ گذشتہ سرما میں میں ایک جھونپڑی میں تھا۔ اس شام کو جبکہ برف پڑ رہی تھی کہ اس جھونپڑی کا مالک جو بہت دور کام کر رہا تھا برف میں سے ہو کر آیا اسکی بیوی بڑی سوچنے والی عورت تھی۔ اُس نے اپنے خاوند کے لئے آگ جلا رکھی تھی تاکہ وہ آتے ہی تاپنے لگے اور ایک برتن میں گرم گرم چاء اور خشک جوتی اور موزے بھی تیار کر کے رکھ چھوڑے تھے تاکہ آتا ہی وہ اُن کو پہن لے"۔

مقبول شدہ دعائیں

یہہ وہ شیرینیاں ہیں جو خدا نے اپنی قوم پر فرض ٹھہرائی ہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اب بھی ویسی ہی واجب التعمیل ہیں جیسی کہ اسوقت تھیں۔ اگر ہمنے کوئی شے کسی شخص سے لے لی ہے۔ اگر ہمنے کسی طرح سے کسی شخص کو دھوکا دیا ہے۔ تو نہ صرف ہم اس کا اقرار ہی کریں بلکہ حتی الوسع اس کا معاوضہ بھی دیں۔ اگر ہمنے کسی شخص کی بابت غلط خبر اڑائی ہے یا کسی کو ناواجب طور پر انگشت نما کیا ہے تو ہم بمقدور اس کی تلافی کریں۔

اس عملی راستبازی کی بابت خدا یشعیاہ نبی کی معرفت یوں فرماتا ہے۔ "دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور خباثت کے مکے مارو۔ اس طرح کا روزہ رکھنا جس طرح آج کے دن رکھتے ہو کہ اپنی آواز بلند کرتے ہو سو نہ چاہئے۔ کیا یہہ وہ روزہ ہے جو مجھ کو پسند ہے ہاں ایسا دن کہ اسمیں آدمی اپنی جان کو دکھ دے اور اپنے سر کو جھاؤ کیطرح جھکا دے اور ٹاٹ اور راکھ بچھا دے۔ کیا تم اس کو روزہ اور ایسا دن جو خداوند کا منظور نظر ہو کہو گے۔ کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہوں یہہ نہیں کہ ظلم کی زنجیریں توڑیں اور جوئے کے بندھن کھولیں اور مظلوموں کو آزاد کریں بلکہ ہر ایک جوئے کو توڑ ڈالیں۔ کیا یہہ نہیں کہ تو اپنی روٹی بھوکوں کو کھلا دے اور مسکینوں کو جو آوارہ ہیں اپنے گھر میں لا دے جب کسی کو ننگا دیکھے تو اُسے پہنا دے اور تو اپنے ہم جنس سے روپوشی نہ کرے۔ تب تیری روشنی صبح کی مانند پھوٹ نکلے گی اور تیری عافیت کی ترقی جلد ظاہر ہوگی تیری راستبازی تیرے آگے آگے چلیگی اور خداوند کا جلال تیرا چنڈاول ہوگا۔ تب تو پکاریگا اور خداوند جواب دیگا۔ تو چلائیگا اور وہ بول اُٹھیگا میں یہاں ہوں"۔

مضامین

ریویو آف ریلیجنز ص ۱۱ جلد نومبر

مرزا کا سیالکوٹی لکچر

صفحہ ۳۰۷۔ "عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا۔ اُس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں تھا"۔

عیسائی مذہب کے مرنے کا ثبوت ایشیا۔ یورپ امریکہ۔ افریقہ۔ تمام ممالک ہیں۔ جہاں کروڑہا مسیحی مسیح کے نام پر جان قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اور کرتے ہیں سلطنت ٹرکی میں جہاں رات دن محمدیت کی تلوار غضبناک صورت میں مسیحیوں پر آویزاں رہتی ہے وہاں بھی موجود ہیں۔ چین میں کسقدر ظلم مسیحیوں پر ہوئے تاہم مسیحیت وہاں زندہ ہے۔ اور تا قیام زندہ رہیگی اسواسطے کہ اُس کا بانی زندہ ہے۔ اُس کا فرمان ہے کہ "میں زندہ ہوں تم بھی جیوگے"۔

محمدیت مُردہ ہے۔ اس لئے کہ اُس کا پیشوا مر گیا۔ قبر موجود ہے اُس کے ساتھ ہی محمدیت بھی روز بروز مر رہی ہے اسمیں اُس کے اندر جان باقی نہیں۔ اب مُردہ کو آپ کبتک سنبھالینگے۔

صفحہ ۳۷۶۔ "ساتواں سال ہدایت کا ہے جسمیں ہم موجود ہیں"۔

ہم کی اچھی کہی۔ ایسے ہی ہادی ہوں۔ تب ہدایت ہو چکی۔ اس ساتویں ہزار میں آنکی کسر باقی تھی۔ تاکہ دنیا کے گناہ کا پیالہ بخوبی لبریز ہو جاوے۔ ایسے ہادی ہوویں تو پھر دنیا کے بیڑا غرق ہونے میں کیا کسر باقی ہے پنجابی مثل ہے۔ "انھاں گولاے نے سارا ساتھ رہڑ چھا دیا" کمانے کے واسطے لاریب آپ ہادی ہیں۔ یاروں نے ملکر آپکو اچھا بنایا ہے۔ آپ ہی کے ایک سب سے بڑے مرید کا

قول ہے کہ پیغمبر بننا مشکل ہے۔ چار آدمی جسکے پیچھے لگ چلیں بس پیغمبر بن گیا۔ اور واقعی انہوں نے اسی طرح ملکر انکو علم باعور بنا چھوڑا ہے۔ باقی آیندہ

راقم - واعظ

خداوند مسیح کے جی اُٹھنے کا تواریخ و واقعات متعلقہ سے ثبوت

(۲) پرانے عہد کی پیشین گوئیاں جنمیں مسیح کی ابدی سلطنت اور نیز اُسکے جی اُٹھنے کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ دانیل ۷ باب ۱۳ و ۱۴ آیت میں یوں مرقوم ہے کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا وے اُسے اُس کے آگے لائے۔ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اُسے دی گئی کہ سب قومیں اُمتیں اور مختلف زبان بولنیوالے اُسکی خدمت گذاری کریں۔ اُسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اُسکی مملکت ایسی جو زائل نہوگی"۔ پھر ۲ زبور تمام۔ پھر زبور ۱۶-۱۰ آیت میں یوں مرقوم ہے۔ "کہ تو میری جان کو قبر میں رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا"۔ اس کے ثبوت میں اعمال ۲ باب ۲۴-۳۱ تک ملاحظہ کرنا چاہیے۔ دانیل نبی کی پیشین گوئی میں لفظ آدم زاد سے مراد بجز ہمارے خداوند مسیح کے جو ابن آدم ہے اور کوئی شخص مراد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی دوسرا دنیاوی جلیل القدر بادشاہ مفہوم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دنیا کے کسی بادشاہ کو ابدی سلطنت کا موقعہ حاصل نہیں ہوا۔ وہ سب کے سب یکے بعد دیگرے دنیا سے رحلت کر گئے۔ مشکل سے بعضوں کی قبر کا پتہ مل سکتا ہے۔ پھر مسیح زندہ ہو کر خدا کی دہنے ہاتھ جا بیٹھا ہے اور وہ ساری قوموں اور گروہوں پر مسلط ہوتا جاتا ہے اور سب پر حکومت کر رہا ہے۔ پس جس بادشاہ کی ابدی سلطنت کا ذکر دانیل نبی نے کیا ضرور ہے کہ وہ زندہ ہو۔ لہذا مسیح کا گناہوں کے کفارہ کے لئے مصلوب ہو کر پھر زندہ ہونا

ضرور تھا۔ باقی آیندہ

راقم پادری غلام مسیح دین پوری

دیباچہ محبت

سلسلہ کیلئے ۶ جنوری کا پرچہ دیکھو

اگر محب کے نزدیک محبوب کی خوبی اور لیاقت اور نیک کرداری وغیرہ شرط ہوتی اور دنیا اسی قانون کی پابند ہوتی۔ تو حیوانی دنیا میں آجتک حیوانات کا تخم نہ ملتا اور انسانی دنیا میں ایسا غضب برپا ہوتا جس کا بیان محال ہے ایک جورو دوسرے آدمی کی خوبصورتی اور لیاقت وغیرہ دیکھکر پہلے کو ترک کر کے دوسرے کے گلے کا ہار بنی پھرتی اور ایسا ہی آدمی کرتا پھرتا۔ ایک ماں اپنی گود میں بدشکل لڑکے کو دیکھکر اور دوسرے خوبصورت اور حسین کو دیکھکر اپنے بچے کو پھینک کر یا قتل کر کے یا کوئیں میں یا گندے میں ڈالکر دوسرے بچے کو اپنی گود میں لینے کی کوشش کرتی اور دنگوں اور فساد کا بازار خوب گرم ہوتا اور زمین کبھی انسانی نسل سے آباد نہ ہوسکتی۔ وقس علی ہذا القیاس۔ پس ظاہر ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہے جس سے ثابت ہو کہ محب کے نزدیک کسی شخص کے محبوب ہونے کے لئے اس کے نیک اعمال و افعال اور لیاقت وغیرہ ہرگز شرط نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے پس وہ جو ذی شعور ہو کر کسی کو محبت کرتا ہے اپنی ہی ذات اور نیک مرضی کے تقاضے اور دلکے جذبات کی بنا پر کرتا ہے نہ محبوب کی خوبی اور لیاقت کے سبب سے۔

پس نتیجہ یہہ ہے کہ ایک ذی شعور اور باعقل ہستی کی نیک مرضی اور جذبات قلبی کا یہہ ذاتی تقاضا ہو کہ وہ ایک دوسرے کو اپنی مثل سلوک کرنیکے لئے ہمیشہ چاہتی اور طلب کرتی رہی ہے تاکہ اُسکی محبت کا تختۂ مشق ہو۔ باقی آیندہ

پادری غلام مسیح انبالوی

کرسچن اینڈیور

جنوری ۲۲ – دوسروں کی جانوں کو کیونکر بچانا۔ یوحنا ۱ باب ۴۱-۴۲۔ یہہ ایک نہایت ہی بھاری مضمون ہے۔ اس سے بڑھکر کیا نام ہو سکتا ہے کہ ہم اوروں کی جانوں کو بچائیں۔ ہاں بیشک ہم خود نہیں بچا سکتے۔ بچانے والا تو ہمیشہ مسیح ہے۔ لیکن ہم وسیلہ ہو سکتے ہیں۔ ہماری سوسائٹی کا ایک یہہ بڑا کام ہے کہ لوگوں کو مسیح کے پاس لائیں۔ وہ تین باتیں غور طلب ہیں۔ (۱) بہت شخص جو مسیحی کہلاتے ہیں از سر نو پیدا نہیں ہوتے ہیں انکی جانیں نہیں بچی ہیں۔ یہہ کافی نہیں ہے کہ کسی غیر مسیحی کو ہم قائل کریں کہ مسیح کے مذہب کو اختیار کرے۔ چاہیے کہ اُسکی جان بچے۔ (۲) یہہ کام جانوں کا بچانا ہر مسیحی کا فرض ہے۔ مسیح اور پولس اور دیگر شاگردوں کے نمونے کو دیکھو کس قدر کوشش کرتے تھے۔ (۳) اس کام کیلئے روح القدس کی معموری کی ضرورت ہے۔ دیکھو لوقا ۲۴: ۴۹ مسیح نے شاگردوں کو کام پر جانے نہیں دیا جب تک روح القدس سے بھر نہ گئے تھے۔ ہمارے لئے وہی ضرورت ہے (۴) اگر ہم روح القدس سے بھرپور ہو جاویں تو ہم ضرور یہہ کام کرینگے۔ نا ممکن ہوگا کہ ہم نکریں۔ جس وقت شاگرد روح پاک سے بھر گئے انہوں نے فوراً منادی کرنی شروع کی دیکھو اعمال ۱: ۸ جب روح القدس تم پر نازل ہوگی تم قوت پاؤگے اور تم میرے گواہ ہوگے (۵) جو کسی کو مسیح کے پاس لے آتا ہے وہ ایک جان کو موت سے بچاتا ہے۔ یہہ کیسا اجر ہے دیکھو یعقوب ۵: ۲۰ جو کوئی گنہگار کو اسکی برائی سے پھیر لاتا ہے وہ ایک جان کو موت سے بچاتا ہے (۶) یہہ کام ہر کرسچن اینڈیور کے ممبر کا فرض ہے کیا تمہاری سوسائٹی میں یہہ کام نہیں کیا جاتا۔ پھر اُسمیں ایک بڑا بھاری نقص ہے۔ اسی مجلس میں یہہ سوچو کہ تمہاری سوسائٹی میں جانوں کے بچانیکی کوشش کیجاتی ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں تو فوراً خدا سے معافی مانگکر اُس سے ہدایت مانگو کہ وہ تمہیں تمہارا فرض بتائے۔ جس وقت معلوم ہو جائیگا اسکے فضل سے نیت باندھو کہ پھر کبھی غفلت

ہیں اور ایسا کون ہے جس کے دل میں نالائق فکر اور بُری خواہش کبھی نہ ہو پس درحالیکہ آدمی واجبات کو پورا نہیں کر سکتا پھر اُس سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ واجبات سے زیادہ کام کر کے ایسا ثواب حاصل کرے کہ اُس کے گناہ کا بدلا اور کفارہ ہو اور اگر فرض کریں کہ کسی آدمی نے اپنی تمام عمر کبھی خدا کے حکموں سے تجاوز نہ کیا ہو تو بھی اُس سے زیادہ جو اُس پر واجب ہی نہیں کیا اِس صورت میں خدا کے حضور سے کچھ ثواب کا مستحق نہ ہوگا بلکہ مسیح کے قول کے موافق جو لوقا کی ۱۷ فصل کی ۱۰ آیت میں لکھا ہے چاہیئے کہ اقرار کرے کہ ہم نالائق بندے ہیں کیونکہ جو ہم پر کرنا واجب تھا وہی کیا الحاصل واجبات سے زیادہ آدمی سے ہونا ممکن نہیں کیونکہ خدا کے کلام کے مطابق اُس پر واجب ہے کہ اپنی عمر بھر تمام روحانی اور بدنی قوتوں سے خدا کی بندگی اور فرمان برداری ہی میں رہے پس اِس صورت میں آدمی کو نہ کچھ فرصت و قدرت باقی رہتی ہے اور نہ کوئی وقت ملتا ہے کہ واجبات سے زیادہ عمل میں لاوے اور اپنے لئے کچھ ثواب حاصل کرے جو اُس کے گناہ کا بدلا اور کفارہ ہو اور اگر کوئی شخص غرور کی راہ سے ایسے جھوٹے خیال میں پڑے کہ گویا اُس سے زیادہ جو خدا نے مجھ پر واجب کیا تھا عمل میں لایا ہوں تو بھلا ایسا آدمی کیونکر جانیگا کہ میرا عمل خداوند کے سامنے میرے گناہوں کے کفارہ کو کافی اور قبول ہوگا یا نہیں ہر صورت اِس بات میں ایسا آدمی ہمیشہ شک اور تردد میں رہیگا پس جو طریق کہ آدمی نے خود رائی سے اپنے گناہوں کی سزا سے نجات پانے کو پسند اختیار کیا ہے وہ ہرگز اُسے نجات کی منزل پر نہ پہنچائیگا اور اگر کوئی ایسا خیال کرے کہ توبہ گناہ کا کفارہ ہوگا تو پہلے اُس کو یہہ جاننا چاہیئے کہ توبہ بھی واجبات کی قسم سے ہے اور اِس باعث سے توبہ بھی ثواب یا کفارہ نہیں ہو سکتی دوسرے یہہ بھی جان لے کہ انجیل میں صاف صاف بیان ہوا ہے کہ خدا فقط توبہ کے وسیلے سے گناہ کی سزا معاف نہیں کرتا الحاصل اِن دلیلوں کے بموجب ہرگز اُمید نہیں ہے کہ انسان اپنے گناہوں کی

ہونی چاہیئے ۔

شفیع کی شرائط کیا ہونی چاہیئے

ہمارے مسیحی علماء متکلمین نے حدیثاً و قدیماً شرائط شفاعت کے ایک شرط پر بہت ہی زور دیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام انسان گنہگار ہیں ۔

کہ ہر ایک کو اِس کے عمل و کردار کے موافق ثواب و عذاب ملتا ہے مگر احادیث اِس بات کی سخت خلاف و مباین ہیں احادیث سے یہہ بات لائح ہوتی ہے کہ کوئی خواہ کیسا ہی اچھا عمل کیوں نہ کرے اگر بوقت مردن بے ایمان مریگا جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ وہ عذاب سرمدی کا مستحق ٹھہریگا ۔ یا کوئی خواہ کیسا ہی بُرا عمل کرے مگر بوقت مردن با ایمان مرے گا ۔ چنانچہ حدیث اسہل ابن سعد سے بخوبی معلوم ہے دیکھو گذشتہ صفحوں میں ۔ اور اسی طرح ابن مسعود بھی محمد صاحب سے روایت کرتا ہے ۔ وعن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو صادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوماً نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذالک ثم یکون مضغۃ مثل ذالک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا ۔ متفق علیہ مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر ۔ ترجمہ ۔ ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ کہا محمد صاحب نے خدا کی رحمت اُن پر ہو اور وہ صادق اور مصدوق ہے کہ تمہاری پیدائش اِس طرح سے ہوتی ہے کہ اپنے ماں کے پیٹ میں بطور نطفہ کے چالیس دن تک رہتا ہے بعد اِس کے علقہ اور اُس کے بعد مضغہ بنتا ہے بعد اِس کے خداوند ایک فرشتہ کو بھیجدیتا ہے تاکہ وہ اِن چار باتوں کو لکھے یعنی اُس کے عمل اور اُس کے رزق اور اُس کے اصل کو اور یہہ کہ وہ سعید ہے یا شقی بعد ازاں اِس

میں روح پھونکا جاتا ہے۔ پس قسم ہے اُس خدا کی کہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے البتہ ایک تمہارا اہل بہشت کا کام کرتا ہے یہاں تک کہ درمیان اُس شخص کے اور بہشت کے ایک ہاتھ بھر کا فاصلہ رہتا ہے۔ پس اس کی سرنوشت اُسپر غالب ہوتی ہے اور وہ دوزخیوں کا کام کرتا ہے پس وہ دوزخ میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور البتہ ایک تمہارا اہل دوزخ کا کام کرتا ہے یہانتک کہ درمیان اُس کے اور بہشت کے ایک ہاتھ کا فاصلہ رہتا ہے۔ پس اُسکی سرنوشت اُس پر غالب ہوتی ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کرتا ہے اور وہ بہشت میں داخل کیا جاتا ہے۔ روایت کی بخاری اور مسلم نے۔

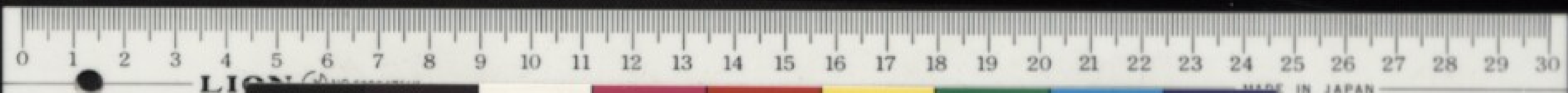
اس حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ نجات کا دار و مدار نہ اعمال پر بلکہ خاتمہ پر موقوف ہے اب ہمارے محمدی احباب اس پر غور کریں کہ اب اُن کے اعمال جن پر وہ غرہ ہیں اور ہمیشہ فخر کرتے ہیں کہاں ہیں میں امیدوار ہوں کہ اکثر منصف مزاج محمدی اس پر ضرور غور فرماوینگے والا پھر وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا ؛

ایضاً ابی نضرہ سے بھی ایک حدیث منقول ہے جس سے اس مطلب کی زیادہ تاکید ہوتی ہے۔ وعن ابی نضرۃ ان رجلاً من اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابو عبد اللہ دخل علیہ اصحابہ یعودونہ وہو یبکی فقالوا لہ ما یبکیک الم یقل لک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خذ من شاربک ثم اقرہ حتی تلقنی قال بلے ولکن سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل قبض بیمینہ قبضۃ واخری بالید الاخری وقال ہذہ لہذہ وہذہ لہذہ ولا ابالی ولا ادری فی ای قبضتین انا رواہ احمد۔ ترجمہ

ابی نضرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص محمد صاحب کے اصحابوں میں سے جس کا نام

عبد اللہ تھا اور اُن کے دوست اُن کی عیادت کے کئے گئے تھے اور عبد اللہ روتا تھا۔ پس اُن کے دوستوں نے کہا کہ کونسی چیز آپکو رولاتی ہے۔ کیا محمد صاحب نے آپکو نہیں کہا کہ اپنا موکے لب لے اور اُس پر ٹھہرا رہ یہانتک کہ تو مجھ سے ملاقات کرے کہا عبد اللہ نے ہاں مگر میں نے محمد صاحب سے سُنا ہے کہ کہتے تھے اللہ عز وجل نے اپنے دہنے ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور دوسری مٹھی لی اپنے دوسرے ہاتھ سے اور کہا کہ یہہ دہنے والی مٹھی جنت کیلئے ہے اور بائیں والی دوزخ کیلئے ہے اور میں پروا نہیں رکھتا۔ پس عبد اللہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ میں کس قبلہ میں ہوں احمد نے روایت کی۔ اب غور کا مقام ہے باوجود آنکہ محمد صاحب کے صحابی اور مبشر بالجنت تھے مگر تو بھی رو رو کے کہتا ہے کہ معلوم نہیں ہے کہ میں کیونکر نجات پاونگا۔ غرض آنکہ محمدیوں کا نہ کوئی نجات دہندہ ہے اور نہ وہ بذریعہ اعمال نجات پا سکتے ہیں میں نے اس رسالہ میں دونوں پہلو پر بلا تعصب اور طرفداری کے بحث کیا ہے اور مجھکو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت محمدیوں کا احوال حشر میں قابل افسوس ہوگا پس کاشکہ وہ سمجھیں اور سوچیں اور اپنی نجات کا بندوبست کریں۔ اب میں اس بات کو ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ نجات دہندہ صرف خداوند مسیح ہے۔ اور بس ؛

اگر محمدیوں کے علاوہ کوئی اور مذاہب والے یہہ سوال کریں کہ اگر محمدیونکی نجات اعمال سے بھی نہیں ہو سکتی ہے جبکہ اُن کے احادیث سے ثابت ہو مگر ہمارے یہاں تو نجات بالاعمال ثابت ہے ہم تو ضرور نجات پاینگے پوشیدہ نہ رہے کہ آدمی کو محال ہے کہ ایسا کوئی کام یا کوئی ثواب حاصل کرے جو گناہوں کا بدلا اور کفارہ ہو کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ آدمی خدا کے حکموں کو جس طرح کہ مقدس کتابوں میں بیان ہوئے ہیں بالکل پورا کرے اور یہہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرکے پھر کسی طرح گناہ میں نہ پڑے کیونکہ خدا کے کلام کے بموجب صرف بُرے کام ہی گناہ نہیں ہیں بلکہ نالائق بات بُری فکر بدخواہش بھی گناہ





مراسلات

ایک ہندو ریلوے گارڈ کا بپتسمہ

ناظرین! عرصہ ایک سال اور ۳ ماہ سے بابو نوبت رائے گارڈ محکمہ ریلوے ملتان محض متلاشی نجات ہو کر اور دکھ و تکالیف جو کہ انکو بسبب کرنے اور سننے بحث و مباحثہ کے دجو کہ ہندو مسلمان اور دیانندیوں سے ہوتے رہے گوارہ کر کے اور نیز اپنے ہی خاندان کے لوگوں سے جو بوجہ انقطاع اور جدائی سہنے پڑے برداشت کر کے مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو بفضل خداوند مسیح ملتان شہر کے سی۔ ایم۔ ایس چرچ میں بدست پادری ڈبلیو۔ ایف کاب صاحب W. F. Cobb بپتسمہ پا کر (نئے روز کو) نیا جنم حاصل کر کے مسیح کے گلہ میں شامل ہو گئے ہیں اور انکا کرسچن نام پیٹر فلپس رکھا گیا ہے۔ ایسے ایسے موقعوں پر اکثر غیر مسیحیوں کے طرف سے ایسے سوالات خود اُن کے دلوں میں پیدا ہوئے ہیں اور عیسائی لوگوں سے بھی بیان کئے جاتے ہیں کہ کیوں ہندو مسلمان اور دیانندی اپنے اپنے مذاہب کو جو کہ شیر مادر کی طرح اُن کے رگ و ریشہ میں رچے ہوئے ہوتے ہیں یوں یک لخت ترک کر کے اور دنیا کی طرف سے تذلیل و تحقیر بھی برداشت کر کے مسیحی مذہب کے پیرو کار ہوتے جاتے ہیں۔ تو ایسے سوالات کا جواب بعض لوگ تو از خود انہیں ایک دوسرے کو جواب دیکر تسلی کر لیتے ہیں کہ کوئی دنیاوی غرض مثلاً نوکری وغیرہ کے لئے ہو جاتے ہونگے ٭

لیکن جناب من نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہہ صاحب تو پہلے سے ہی نوکر تھے اور اب بھی اپنی نوکری پر بدستور قائم ہیں ٭

نیز انکو اپنے سسرال کی طرف سے کافی جائداد ہندو مذہب میں رہنے کی حالت میں ملنے کا اقرار کیا جاتا تھا پر انہوں نے دنیاوی جائداد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے نجات دہندہ کو قبول کر لینے کا پیشتر سے ہی اعلان دیکر تاریخ مقررہ کو قبول کر لیا ہے ٭

درحقیقت بات یہہ ہے کہ انسان کی پیاسی روح اپنے نگہبان کے پاس کھینچی ہوئی آجاتی ہے اور نجات حاصل کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہہ خدا کے بندہ دنیاوی جائداد کو بمقابلہ ابدی نجات کے ناچیز جانکر اپنے منجی کے قدموں میں آگیا ہے ٭

سب مسیحی بھائیوں اور بہنوں اور بزرگوں کی خدمت میں ادب سے التماس ہے کہ اس بھائی کے حق میں دعا کریں تاکہ یہہ بھائی دن بدن مسیح میں طاقتور اور دلیر سپاہی بنتا جاوے۔ آمین ٭

راقم

ایم۔ ایس۔ فلپ۔ گارڈ محکمہ ریلوے
ملتان

برلن میں آجکل ایک گھوڑے کی نمایش ہو رہی ہے مسٹر سٹین نے تعلیم دی ہے۔ یہہ گھوڑا ریاضی کے سوالات کا جواب دیتا ہے۔ معمولی جمع تفریق ضرب اور تقسیم کے علاوہ مہینہ کے دن۔ اور تاریخیں بھی صحیح صحیح بتلاتا ہے۔ لوگوں کے فوٹو کی شناخت کرتا۔ رنگوں کو پہچانتا۔ اور باجہ کی سروں میں تمیز کرتا ہے ٭

ملیشیا ملک برما میں ایک شخص دو سو برس کی عمر کا ہے۔ جو اِس پیرانہ سالی میں بھی تندرست و توانا ہے۔ اور بڑی مستعدی سے چل پھر سکتا اور کام کاج کے لائق ہے۔ اسی شہر میں ایک اور نوّے برس کا بوڑھا جسکا بیان ہے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ دو صد سالہ بوڑھے کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں ٭

ایک میلہ بیادگار تاجپوشی

تحصیل چکوال ضلع جہلم

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار نور افشان

بعد تسلیم نیاز معروض ہے کہ ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیویں عین عنایت ہوگی مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۴ء کو بصدارت انتظام جناب تحصیلدار صاحب سر سید اللہ صاحب محال چکوال کے ایک میلہ بیادگار شہنشاہ عالم پناہ قرار پایا اور دوسری جنوری ۱۹۰۵ء کو ختم ہوا سب سے بڑی بات اس میلہ میں یہہ تھی کہ خداوند کی بارگاہ سے دعا مانگ کر یہہ میلہ شروع ہوا اور میلہ کے آخیر پر بھی مسیحانہ طرز پر دعا مانگی گئی تھی اُسوقت خداوند کے پاک کلام کی بات جو یوئیل نبی کے دوسرے باب اور ۲۸ و ۲۹ آیات میں مسطور ہے یاد آتی تھی نیز یہہ میلہ خاص کر بہتری و بہبودی رعایا کے لئے مقرر کیا گیا تھا چنانچہ دستکاری اور حرفت کاری کے کاموں کے لئے انعام اور سرٹیفکیٹ دیئے گئے تھے نیز واسطے دفعیہ بیہودہ رسومات ماتم پرسی و اسراف لاحاصل و ناواجب کی جس سے ہمارے علاقہ کے جملہ زمیندار بھائی ہمیشہ مفلس اور قرضدار رہتے تھے جناب تحصیلدار صاحب موصوف نے تقریباً دو گھنٹہ روبرو جملہ علاقہ داران و زمینداران و نمبرداران تحصیل ہذا لکچر دیکر اُن کے ذہن نشین کیا کہ یہہ بیہودہ رسومات جو ماتم پرسی پر کیجاتی ہیں فی الحقیقت قابل ترک کرنے کے ہیں پس اسپر جملہ علاقہ داران و نمبرداران نے تسلیم کر کے اقرار کیا اور اُن سے دستخط کرائی گئی اور اقرار نامہ لکھایا گیا کہ آیندہ کو ہم ماتم پرسی بیہودہ رسومات کے ذریعہ ہرگز نہ کیا کرینگے اور اگر کوئی شخص وعدہ خلافی کرے تو پچاس روپیہ تاوان دیوے اور یہہ روپیہ اُس شخص کو دیا جاوے

جو اطلاع دیوے۔ کیا اچھا ہو گا اگر جملہ تحصیلداران ملک ہند و پنجاب اِس نمونہ کی پیروی کر کے اپنی اپنی تحصیلات میں بڑے دنگی تعطیلوں کے موقعہ پر اسی قسم کے میلہ فراہم کر کے پیشہ ہائے دستکاری و حرفت کاری کو ترقی دیویں اور بیہودہ اور قبیح رسومات کو ترک کرنے کے کوشاں رہیں تاکہ باعث خوشنودی حکام بالادست و بہتری و بہبودی رعایا ہو؛

راقم

گلاب خان واعظ انجیل مقدس از تحصیل چکوال ضلع جہلم

فصاحت قرآن

سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت

آمدم برسر مطلب

جنکو فصاحت و بلاغت کے فن میں ید طولی و مہارت تام حاصل ہے اور جس نے فصحی و بلغاء کی تصانیف اور اُنکے محاورات کو غور سے دیکھا ہے وہ اِس بات کو قبول کے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف بے مثل ہونے کے درجہ سے ساقط ہے اور اُس کا یہہ دعوٰی کہ ہچو من دیگرے نیست سراسر بے معنی ہے جو عقلمندوں کے نزدیک قابل سماعت نہیں ہے۔ کما ستذکرہ انشاء اللہ تعالےٰ۔ کیونکہ ہمنے قرآن شریف کے ہر ایک پہلو پر غور سے مطالعہ کیا ہے اور اُسکی فصاحت و بلاغت پر جتنی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں (کتب درسیہ کے علاوہ) اکثر کو میں نے دیکھا ہے۔ مگر بجز اِس کے اور کچھ نتیجہ ظاہر نہوا کہ جیسا قرآن شریف کا دعوٰے ہے یا جیسا کہ اکثر اہل اسلام کہتے ہیں اِس قدر فصیح اور بلیغ نہیں ہے بلکہ اسمیں صدہا غلطی لفظاً و معناً واقع ہے جنکو ہم آگے چلکر مفصلاً بیان کرینگے؛

اور فرضاً اگر ہم ذرہ دیر کے لئے اِس بات کو قبول بھی کریں کہ قرآن شریف من حیث الفصاحتہ والبلاغتہ لیس کمثلہٖ شئی کے مصداق ہے۔ تو بھی وہ ایک محقق کے نزدیک معجزہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اعجاز کیلئے کئی ایک شرائط ہیں جنکا نام و نشان قرآن شریف میں نہیں ہے من جملہ یہہ شرطیں ہیں؛

(۱) امور اکتسابی و مصنوعیات میں سے نہو۔ کیونکہ وہ امر جو کہ بذریعہ کسب و اکتساب کے حاصل ہوتا ہے وہ معجزہ نہیں بلکہ شعبدہ ہے؛

(۲) سب کے لئے علی السبیل سویہ ہو یعنی تمام مخالفین پر اسکی حجت یکساں تمام ہو جائے تاکہ کسیکو مخالفت کی گنجائش نہو؛

(۳) مبہم و مشکوک نہو کیونکہ چیز مبہم پر دعوٰی و تحدی ممنوع ہے اور جبتک شک و شکوک رفع نہو جائے اُسپر حجت نہیں ہو سکتی ہے اور امور اقناعی و ظنی کسی حالت میں مفید اور جزم بالیقین نہیں ہو سکتے ہیں؛ باقی آیندہ

راقم سلطان محمد

واقعات و نوادر عالم

حال میں انگلستان کے ایک میوہ فروش کے پاس فرانس سے عجیب قسم کے سیب آئے ہیں + ہر ایک سیب پر حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی شبیہ ہے۔ اِس میوے کے فروخت ہونے سے بازار میں بڑا تعجب ہُوا۔ میووں پر فوٹو کی تصویریں بنانے میں فرانس والوں کو کمال ہے۔ سیب کے رنگ لانے سے پہلے اِن پر ایک فوٹو کا قلم لگایا جاتا ہے۔ اور روشنی کا اثر پڑنے کے لئے پتوں کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے؛

برلن ملک جرمنی میں ایک کارخانہ سے موقوف شدہ مزدور اوٹو نامی نوکری سے مایوس ہو کر خود کُشی کرنے والا تھا۔ کہ دفعتاً ۵۰۰ پونڈ کی ایک سرکاری لاٹری اُس کے نام برامد ہونے کی اُس کو خبر ملی اکسمات اِس خبر نے اِس پر ایسا الٹا اثر کیا کہ یہہ خوشخبری سننے کے بعد ہی حد سے زیادہ خوشی کے مارے وہ زمین پر گر پڑا اور اُسکی روح قفس قالب سے پرواز کر گئی۔ شادی مرگ اِسکو کہتے ہیں؛

جاپانیوں کا اپنے ملک اور اپنے بادشاہ کے ساتھ ایسا پریم بتلایا جاتا رہا ہے کہ جو جاپانی عیسائی ہو گئے ہیں وہ بھی میکاڈو کی ویسی ہی عزت کرتے ہیں جیسی کہ شنٹو مذہب کے پیرو۔ لیکن حال میں ہی مشتہر کیا گیا ہے کہ ایک جاپانی اُستاد نے میکاڈو کی تصویر کے آگے سر جُھکانے سے اِس بنا پر انکار کر دیا۔ کہ عیسائی کو سوائے خدا کے اور کسی کی عزت نہیں کرنی چاہئے اِس پر ایک جاپانی نامہ نگار اخبار ٹائمز لنڈن کو لکھتا ہے کہ جب قومی گیت کیوقت ٹوپی اُتارنے سے عیسائیت میں فرق نہیں آتا۔ تو میکاڈو کی تصویر کے آگے جُھکنے سے بھی بُت پرستی نہیں ہو سکتی۔ اِس ایک مثال سے معلوم ہوا ہے کہ جاپانی بھی آخر دوسرے انسانوں کی طرح ہی ہیں (بقیہ دھرم پرچارک)

انگلینڈ میں لو آسیا کے رہنے والی دو توام عورتیں وارد ہیں جو کہ آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔ اُن کی عمر ۲۶ سال کی خیال کی جاتی ہے۔ برِاعظم کی ایک ریلوے پر اُن کو دو ٹکٹ خریدنے پڑے۔ لیکن جہاز والوں نے ایک ہی ٹکٹ کے دام چارج کئے۔ دونوں بہنیں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے بڑی آسانی سے چلتی ہیں۔

ایک ملک میں روشنائی کا پودا بھی معلوم ہوا ہے۔ اس کا عرق بغیر کسی دوسری ترکیب کے عمدہ روشنائی کا کام دے سکتا ہے۔ شروع میں اس سے جو کچھ لکھا جاتا ہے اُس کی رنگت سُرخ ہوتی ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ سُرخی سیاہی سے بدل جاتی ہے۔

جاپان میں ایک تہوار لڑکیوں کا بھی ہوتا ہے جس میں کھلونوں کی نمائش کی جاتی ہے یہہ کھلونے زیادہ تر تاریخی ہوا کرتے ہیں۔ جاپانی لڑکیاں اس روز اپنے اپنے کھلونوں کے لئے طرح طرح کے مزے دار کھانے پکایا کرتی ہیں۔

ایک روسی ڈاکٹر نے تجویز کی ہے۔ کہ ممالک بارِدہ شمالی میں تپِ دق کے مریضوں کو بھیجنے سے صحت کی بحالی کی امید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جس قدر لوگ وہاں جاتے ہیں۔ وہ تندرست ہو کر وہاں سے آتے ہیں۔ علاوہ ازیں تپِ دق کے جرم کیڑوں کو پرورش کا سامان بھی کافی نہ ملنے سے وہ سب وہاں مرجاتے ہیں۔

۲۳ گیلن پانی میں اگر ایک اونس پرمنگنیٹ آف پوٹاش حل کر دیا جاوے اور اسکو گڑھے میں چھڑکا جاوے تو اس سے تمام مچھر گھر کے مرجاتے ہیں۔ اس دوائی کی ایک چٹکی اُس تالاب کے تمام کیڑے مار ڈالتی ہے جس میں ... گیلن پانی ہو۔

تین پاؤ السی کا تیل اور سوا سیر رال اِن دونوں کو خوب پکا کر پختہ مکان کی دراڑیں گرما گرم ڈال دینے سے وہ دراڑ فوراً بند ہو جاتا ہے اور پانی چونے سے بند ہو جاتا ہے۔

ایک عجیب درخت۔ بحرالکاہل میں ایک نہایت ہی عجیب قسم کا درخت ہے۔ اور یہہ نہایت حیرت انگیز ہے کہ یہہ درخت گوند۔ رومال۔ کپڑے۔ لکڑی۔ روئی وغیرہ اس جگہ کے باشندوں کے واسطے مہیا کر سکتا ہے یہہ درخت اس قدر اونچا ہے کہ جس قدر سہ منزلہ مکان ہوتا ہے اور اُسکی شاخیں چاروں طرف فراخ پھیلی ہوئی ہیں۔ اور وہ تمام پتوں سے ڈھپی ہوئی ہیں۔ جو کہ تقریباً ۹ فیٹ لمبے ہیں۔ اور جنکے کنارے بڑے تیز ہوتے ہیں اور پتوں کے درمیان نصف چھپا ہوا اُس کا پھل ہوتا ہے۔ لیکن سیب سے وہ بڑا ہوتا ہے۔ اور اُس کا چھلکا زرد رنگ کا سخت ہوتا ہے پھل روٹی کی مانند ہوتا ہے اور موسم بہار میں سال میں آٹھ ماہ اس جگہ کے باشندے اسپر گذارہ کرتے ہیں۔ اور جب وہ کچا ہی ہوتا ہے۔ تو وہ اُسکو توڑ لیتے ہیں۔ اور مٹی میں رکھ کر کھاتے ہیں۔ اور عمدہ سفید رنگ کا نکل آتا ہے اور وہ رس جو درخت سے نکلتا ہے وہ گوند کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پتے بطور رومال کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ایک قسم کا موٹا کپڑا اُسکی اندرونی چھال سے بنایا جاتا ہے اور درخت کی لکڑی مکان بنانے کے کام آتی ہے۔

فرانس میں ایک سائنس دان نے ایک ایسا کمبل ایجاد کیا ہے جس میں بجلی کے تار اُون میں ملا کر بنے جاتے ہیں۔ چاہے کیسا ہی سرد موسم ہو مگر اس کمبل میں سردی مطلق نہیں لگتی۔ اور نہ اُس کے آگ میں جلنے کا خوف ہے۔ کیونکہ گرمی سخت پہنچتے ہی تار ٹوٹ جاتے ہیں۔

(ترقی)

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

روتنہ الکبری کی آزمائش۔ قیصر نیرو کے زمانہ کا ایک تاریخی ناول ۱۲؍

ورجل کی نظم انیئیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور اُسکی بربادی اور انیئیڈ کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ورجل ۸؍

الیڈ اور اوڈسے کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیسس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام ۸؍

یروشلم کے آخری ایام بیت المقدس کی بربادی اور قوم یہود کی تباہی کا دردناک حال۔ ۸؍

الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۲؍ سکندر اعظم کی سوانح عمری ۲؍

ہیرے رہنے کا گھر جسمِ انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۲؍

سورج چاند ستارے۔ علم ہیئت کا ایک مبسوط و باتصویر رسالہ جس میں اس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸؍

مرقع جاپان۔ جاپان کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۸؍

مرقع روس۔ روس کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں۔ باتصویر ۸؍

ہند کی کایا پلٹ۔ کلائو کے زمانہ کا دلچسپ تاریخی ناول جس میں ہند میں انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے اسباب درج ہیں ۸؍

گورنمنٹ انگریزی کے اصول و طریق حکومت۔ انگلستان کے طرز حکومت کے مفصل حالات جنکا جاننا اہلِ ہند کے لئے ضروری ہے ۸؍

مارکوپولو کا سفرنامہ۔ اسمیں شام فارس آرمینیا تبت ترکستان چین جاپان ہند حبش زنگبار ٹرکی وغیرہ کے دلچسپ حالات درج ہیں ۸؍

ڈاکٹر جیکل اور میاں حمید یعنی دو جسموں والا آدمی ایک ریاکار کی زندگی کا نتیجہ اور سبق آموز قصہ ہے ۸؍

شہد کی مکھی کے حالات۔ اسمیں اصول سائنس کے مطابق شہد کی مکھی کے متعلق مختلف حالات درج ہیں ۸؍

پھولوں کی کہانی۔ اسمیں مختلف قسم کے پھولوں کے متعلق دلچسپ حالات درج ہیں ۸؍

نوجوانوں کا رہنما۔ نوجوانوں کی زندگی کا [illegible] اور مفید [illegible] ہے ۲؍

تاریخ یونان۔ اسمیں یونانیوں کی تاریخ فتوحات عروج و زوال کے اسباب درج ہیں ۸؍

تاریخ بائیبل مصنفہ ڈاکٹر بیکی صاحب اسمیں بائیبل کے اور جن قوموں کا اسمیں ذکر آیا ہے تاریخی حالات ہیں ۵۰ صفحہ ۱۲/
الہام بائیبل مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمتھ اسمیں بائیبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے - ۱۲/
یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت - از ڈاکٹر رٹ کر صاحب اسمیں علاوہ تاریخی حالات واخلاقی شریعت کے ان ساتوں کلمہ پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے - ۱۲/
زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ - اسمیں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پہلے اور اناجیل کے حقمیں جو معتبر ثبوت ہیں انکا ذکر ہے - ۱۲/
حیات المسیح یسوع مسیح کی زندگی اسکے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے ۱۲/
طیطس یعنی رفیق صلیب جسمیں قصہ کے پیرایہ میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات درج ہیں - ۶/
معذرت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط اول فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے
درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

رسید زر

بابا پریم سنگھ - ہوتی	عہ ۸
بابو پنڈی داس - قصور	عہ ۸
مسٹر نصیب علی - سجولی	عہ ۸
مسٹر پی نثار علی - لائیل پور	عہ ۸
مسٹر گوپی چند - غازی آباد	عمہ ۸
پادری آسانند رائے - مبارکپور	عم
پادری بی - ایل - دت کانگڑہ	عہ ۸
مسٹر ایل - فرانسیس - شکوہ آباد	عہ ۸
مسٹر حبیب الیاس - ڈیرہ غازیخان	عہ ۸
قاضی خیر اللہ - پشاور	عہ ۸
جان محبوب مسیح - بمبئی	عہ ۸
پادری - ڈی - کے - شریز - آگرہ	ہے ۸
مس - الیف - ایم - ہین - ۱۹۰۵ء	عہ ۱۱
مس - ایچ - مور - گوجرانوالہ ۰	عہ ۸

پادری جاتی رام بکھنہ	۱۹۰۵ء	عہ ۸
ڈاکٹر خیر الدین -	"	عہ ۸
آگیا مسیح - گوجرانوالہ	"	عہ ۸
پادری ایم جی گولڈ سمتھ حیدر آباد دکھن	"	عـــہ
پادری جے ملام الدین ڈیرہ اسمعیلخان	"	عہ ۸
سکریٹری لنڈن مشن - بنارس	"	ہے ۸
محبوب خان - کاسگنج	"	عہ ۸
بابو دلسن - پٹھانکوٹ	"	عہ ۸
پادری جے نیلسن سوگر	"	ہے ۸
ابو الامدین - بیرٹھہ -	"	عہ ۸
پادری ٹامس ہادل	"	عہ ۸
محمد شاہ - جادد	"	عہ ۸
بابو ایس ڈبلیو - ناگل	"	عہ ۸
پادری حاکم سنگھ - ڈسکہ	"	عہ ۸
مس ایم - ایس - وائیلی - لاہور	"	ہے ۸
ڈاکٹر برخوردار خان چیب	"	ہے ۸
منشی جمال الدین کپورتھلہ	"	عہ ۸
پادری ڈی آر گارڈن - گورداسپور	"	عہ ۸
مشن ریڈنگ روم - گورداسپور	"	عہ ۸

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریبًا ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اسوقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریبًا بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے - کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا اس فنڈ میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک منیجنگ ڈائرکٹر
نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عہ ۱۱ " ہے ۱۱
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	ہے ۸	ے
چوتھائی کالم	ہے ۸	ے	عـہ
نصف کالم	ے	عـہ	عـــہ
پورا کالم	عـہ	عـــہ	سـہ
پورا صفحہ	سـہ	صـہ	لعـہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر فی کالم ۸ بعد کے ۱ فی سطر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ معہ محصول عہ ۸
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا

